قال رسول الله ﷺ

تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ العِلْمِ (بیہقی، حاکم)

# سراجی کا آسان حل

**افادات**

حضرت الأستاذ الحاج مولانا مفتی رئیس احمد خاں صاحب قاسمی بھوپالی مدظلہ العالی

خلیفہ شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم الہ آبادی

محدث دارالعلوم تاج المساجد و (A) مفتی شہر بھوپال (ایم پی)

**تیسرا ایڈیشن**

**جدید اضافہ شدہ**

**جمع و ترتیب**

(مفتی) عطاء الرحمن خاں قاسمی (مفتی) مطیع الرحمن خاں قاسمی

(مفتی) انعام الرحمن خاں قاسمی

**مکتبہ فیض قمر رئیس العلماء بھوپال**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سراجی کا آسان حل

افادات

حضرت الاستاذ مولانا مفتی رئیس احمد خان صاحب قاسمی بھوپالی مدظلہ العالی
خلیفہ اجل شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم
☆ محدث دار العلوم تاج المساجد و مفتی شہر بھوپال۔ ایم، پی

جمع و ترتیب

(مفتی) عطاء الرحمٰن خان قاسمی
(مفتی) مطیع الرحمٰن خان قاسمی
(مفتی) انعام الرحمٰن خان قاسمی

ناشر: مکتبہ فیض قمر رئیس العلماء بھوپال

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

# تفصیـــلات

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | سراجی کا آسان حل |
| افادات | : | مفتی رئیس احمد خاں قاسمی<br>(محدث دارالعلوم تاج المساجد و مفتی شہر بھوپال) |
| خلیفہ و مجاز بیعت | : | شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا قمرالزماں صاحب دامت برکاتہم الہ آبادی |
| جمع و ترتیب | : | مفتی عطاء الرحمٰن خاں قاسمی، مفتی مطیع الرحمٰن خاں قاسمی<br>و مفتی انعام الرحمٰن خاں قاسمی |
| سن اشاعت | : | بتاریخ ۱۲-۱۲-۱۲ (۱۴۳۴ھ) |
| کمپوزنگ | : | جسیم خورشید 9300348871 |
| صفحات | : | ۴۸ |
| طباعت | : | باراول ۲۰۱۲ء - ۱۴۳۴ھ (2200)<br>باردوم ۲۰۱۴ء - ۱۴۳۵ھ (2200)<br>بارسوم ۲۰۱۵ء - ۱۴۳۶ھ (1100) |
| قیمت | : | 50روپے |

## ملنے کے پتے

(۱) دارالافتاء (عقب تاج المساجد بھوپال)

(۲) دارالکتاب دیوبند، زمزم بک ڈپو دیوبند، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، مکتبہ حکیم الامت سہارنپور نیز دیوبند و سہارنپور کے دیگر کتب خانوں سے دستیاب کی جاسکتی ہے۔

**رابطہ کے لئے :**

09713719786, 074198313, 09893204016

# ☆ فہرستِ مضامین ☆



| نمبر شمار | کیا کیا؟ | کہاں کہاں؟ |
|---|---|---|
| ١ | حرفِ چند | ٣ |
| ٢ | علمِ میراث کی تعریف وغیرہ | ٥ |
| ٣ | مصنفِ سراجی کے مختصر حالات | ٧ |
| ٤ | ارکانِ وراثت، اسبابِ وراثت، شرائطِ وراثت اور موانعِ وراثت | ٨ |
| ٥ | قتل کے اقسام اور ان کے احکام | ٩ |
| ٦ | حالاتِ ذوی الفروض | ١٠ |
| ٧ | اصحاب (حصوں) اور قواعدِ تخریج یعنی مسئلہ بنانے کے اصول و قواعد کا بیان | ١٦ |
| ٨ | ذوی الفروض کے حالات کو یاد رکھنے کے مختصر طریقے | ١٧ |
| ٩ | مسئلہ لکھنے کا طریقہ | ١٨ |
| ١٠ | حجب کا بیان | ١٩ |
| ١١ | عول کا بیان | ٢١ |
| ١٢ | اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان | ٢٤ |
| ١٣ | عصبات (تقسیمِ عصبات) | ٢٦ |
| ١٤ | تصحیح (رفعِ کسر) کا بیان | ٢٧ |

| نمبر شمار | کیا کیا؟ | کہاں کہاں؟ |
|---|---|---|
| ۱۵ | تصحیح کے اصولِ ثلثہ | ۲۷ |
| ۱۶ | تصحیح کے اصولِ اربعہ | ۳۰ |
| ۱۷ | مخارج (مصالحت) کا بیان | ۳۴ |
| ۱۸ | وارثوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ | ۳۵ |
| ۱۹ | ترکہ میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ | ۳۵ |
| ۲۰ | ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ | ۳۶ |
| ۲۱ | باب الرد (رد کا بیان) | ۳۷ |
| ۲۲ | نقشہ اہلِ رد مع احکام | ۴۱ |
| ۲۳ | مقاسمۃ الجد | ۴۲ |
| ۲۴ | مناسخہ کا بیان | ۴۴ |

# ☆ حرفِ چند ☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لأھله والصلوٰة علیٰ أھلھا

اسلام ایک کامل و مکمل نظامِ حیات اور دستورِ زندگی ہے، اس میں پیدائش سے لے کر موت تک بلکہ مرنے کے بعد تک کے احکام موجود ہیں، ان ہی میں سے ایک حکم تقسیمِ میراث کا بھی ہے، شریعتِ مطہرہ کے اندر علمِ فرائض، رئیس العلوم کی حیثیت رکھتا ہے، اسی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ نے اس علم کو باقاعدہ اہتمام سے سیکھنے اور سکھانے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا: "تعلّموا الفرائض وعلّموها الناس"۔ اور اس کی طرف شوق و دلچسپی پیدا ہو، تو اس کی فضیلت ارشاد فرمائی: "فانّها نصف العلم"۔ اور سب سے پہلے علمِ فرائض ہی لوگوں سے اٹھایا جائے گا۔ آج کل اس کا مشاہدہ بہت زیادہ ہے کہ علماء کی تعداد تو ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہے لیکن علمِ میراث اور علمِ فرائض کو جاننے والے معدودے چند ہوتے ہیں، جن کو انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے۔

خادم کو اس فن سے زمانہ طالب علمی ہی سے خاصی دلچسپی رہی ہے، اور اسی وجہ سے خادم نے فنِ میراث پر متعدد چھوٹی بڑی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، مثلاً: "خزانۂ میراث" "میراث کی مختصر مگر ضروری معلومات" "مسائلِ میراث" وغیرہ، جو قبولیتِ عامہ حاصل کرچکی ہیں۔ اور تقریباً ۲۴ - ۲۵ سال سے سراجی پڑھانے کی سعادت بھی دارالعلوم تاج المساجد بھوپال میں اربابِ انتظام کی طرف سے خادم کو حاصل ہے۔ اس طویل عرصہ میں راقم نے یہ محسوس کیا کہ طلبہ کرام حساب میں کمزوری کی وجہ سے کچھ گھبراتے ہیں لیکن تجربہ یہ ہے کہ تھوڑی سی ہمت کرلی جائے تو منزل آسان ہوجاتی ہے۔

صرف تین چیزوں پر خوب محنت کرکے مہارتِ تامہ حاصل کرلی جائے۔

مثلاً: (۱) ۱۲-۱۵ تک کے پہاڑے، ضرب، تقسیم، جوڑ وغیرہ معلوم ہوں اور (۲) ۱۲؍ ذوی

الفروض کے حالات اور (۳) ۱۲ر قاعدے جان لئے جائیں، یعنی پانچ قاعدے مسئلہ بنانے کے، جن کو اصولِ تخریج کہا جاتا ہے۔ اور سات قاعدے تصحیح کے، جن کو اصولِ تصحیح کہا جاتا ہے۔ تو فنِ میراث پر اچھی خاصی دسترس حاصل ہو جاتی ہے۔

اس سال درجہ عالیہ رثالثہ شریعہ (۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء) کے طلبۂ کرام نے دروسِ سراجی کو بہت مختصر انداز میں دورانِ دروس قلمبند کیا ہے، تاکہ اس کو یاد کرنا، یاد رکھنا اور سمجھنا آسان ہو جائے۔ ان اسباق کو راقم الحروف کے بڑے بیٹے عزیز القدر حافظ قاری مولوی (مفتی) عطاء الرحمن خاں قاسمی سلمہٗ و منجھلے بیٹے عزیزم حافظ قاری مولوی مفتی مطیع الرحمن خاں قاسمی سلمہٗ اور چھوٹے بیٹے عزیز القدر حافظ قاری مولوی مفتی انعام الرحمٰن خاں قاسمی سلمہٗ نے کتابی صورت میں افادۂ عام کے لئے طبع کرانے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور میراث کے شائقین کے لئے مفید بنائے۔ نیز جامع و مرتب اور ہر طرح کا تعاون کرنے والوں کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔ وماذالك علی الله بعزیز

اخیر میں تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض ہے کہ اس مجموعہ کی طباعت سے قبل ہی راقم الحروف کے تینوں لڑکوں سے اس فن میں سبقت لیجا کر میری بیٹی عزیزہ حافظہ بدر النساء سلمہا نے اس مجموعہ کو ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں خوب اچھی طرح رٹ کر سمجھ کر مناسخہ کے متعدد بطون کی متعدد تمرینیں مشقیں دکھلائیں جس سے اندازہ ہوا کہ مرد تو مرد عورتیں اور لڑکیاں بھی اس فن کو حاصل کر سکتی ہیں اور اس فن میں وہ بھی مہارت حاصل کر کے فضیلت کی حقدار ہو سکتی ہیں۔ بس صرف تھوڑی سی ہمت اور شوق کی بات ہے۔ مدارس عربیہ کے وہ طلباء کرام جن کے نصاب اور کورس میں میراث کا فن شامل ہے انتہائی شرم اور افسوس کی بات ہوگی کہ وہ محنت اور کوشش کر کے اس فن میں مہارت حاصل نہ کریں اور عورتوں اور لڑکیوں سے بھی گئے گذرے ہو جائیں۔ ہمت مرداں کا مصداق بنیں تو مددِ خدا ست ان کی کامیابی کے قدم چومنے کی منتظر ہے۔ فقط

(مفتی) رئیس احمد خاں قاسمی غفرلہٗ
(خادم الحدیث دار العلوم تاج المساجد و مفتی شہر بھوپال۔ ایم پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ☆ علمِ میراث / علمِ فرائض ☆

**علمِ فرائض کی لغوی تعریف:** فَرْضٌ، فَرَضَ:

(مقرر کرنا۔ حصہ۔ مقدار۔ واجب)

فَرِیْضَۃٌ جمع فَرَائِضُ

قرآن میں یہ لفظ "نازل کرنے" کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ جیسے: اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (القرآن)

**اصطلاحی تعریف:** ھُوَ عِلْمٌ بِأُصولٍ مِنْ فِقْہٍ وَّ حِسَابٍ یُعْرَفُ بِھَا حَقُّ الْوَرَثَۃِ مِنَ التَّرِکَۃِ۔

(علمِ فرائض نام ہے علمِ فقہ اور حساب کے اصول جاننے کا، اور اس علم کے ذریعہ یہ جانا جاتا ہے کہ ترکہ میں وارثوں کا کیا حق ہے؟)

**مَوْرُوْث اور مِیْرَاث / ترکہ:** چھوڑی ہوئی چیزیں۔ اور وہ مال جو تمام مطالبات سے پاک اور مستحقین کے درمیان قابل تقسیم ہو۔

**مُوَرِّث:** مال و جائداد کو چھوڑ کے جانے والا شخص، خواہ مرد ہو یا عورت۔

**وَارِث:** چھوڑی ہوئی چیزیں جس شخص کو ملنے والی ہوں۔ (ترکہ پانے والا شخص) خواہ مرد ہو یا عورت۔

**اس فن کا موضوع:** تَرِکَۃُ الْمَیِّتِ وَ مُسْتَحِقُّوْھَا۔

(میت کا ترکہ اور اس کے حقدار)

غرض وغایت : غرضِ عمومی: سعادتِ دارین

غرضِ خصوصی : اِیْصَالُ التَّرِکَةِ اِلٰی مُسْتَحِقِّیْهَا۔

(ترکہ کو اس کے حقداروں تک پہنچانا)۔

اللہ کے رسول ﷺ نے علمِ فرائض کی فضیلت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا :

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ۔

اشکال یہ ہوتا ہے کہ علمِ فرائض کو نصف العلم کیوں کہا گیا؟ تو اس کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں:

(۱) یہ کہ سببِ ملک کی دو قسمیں ہیں: (۱) اضطراری (۲) اختیاری

(۲) انسان کی دو حالتیں ہیں: (۱) حیات (۲) موت

(۳) اس کے شعبے کثیر ہیں اور مشقت زیادہ ہے۔

(۴) اس پر ثواب زیادہ ہے اس لئے نصف العلم کہا گیا۔

(۵) نصف "صِنف" کے معنیٰ میں ہے۔

ثواب زیادہ یوں ہے کہ علمِ فرائض کے ایک مسئلہ کو سیکھنے پر سو (۱۰۰) نیکیاں ملتی ہیں اور فقہ کے ایک مسئلہ کو سیکھنے پر دس (۱۰) نیکیاں ملتی ہیں۔

فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ: اس کے بارے میں متقدمین کا مسلک تفویض ہے، اور متاخرین کا مسلک تاویل ہے۔

☆☆☆

# ☆مصنف سراجی کے مختصر حالات☆

**نام نامی :** صاحب سراجی کا اسمِ گرامی محمد ہے۔ ابوطاہر ان کی کنیت ہے۔ سراج الدین ان کا لقب ہے۔

ان کے والد کا نام بھی محمد ہے۔ دادا کا نام عبد الرشید ہے۔ نسب کے اعتبار سے سجاوندی کہلاتے ہیں۔ اور سلسلۂ نسب اس طرح ہے: محمد ابوطاہر سراج الدین بن محمد بن عبد الرشید سجاوندی۔

علمِ فرائض میں ان کی کتاب سراجی (متن اور اس کی شرح) ہے اور علمِ حساب میں "تجنیس" نامی کتابیں موجود ہیں۔

☆☆☆

## ☆ ارکانِ وراثت تین ہیں ☆

(۱) وارث (حصہ پانے والا) (۲) مورِث (وہ مرنے والا شخص جس کی جائداد تقسیم ہو)
(۳) مورُوث (قابلِ تقسیم ترکہ)۔

## ☆ اسبابِ وراثت تین ہیں ☆

(۱) النسب الحقيقي (خونی رشتہ) (۲) النسب السببي (آزادی کا رشتہ)
(۳) الزِواج الصحيح (زوجیت کا رشتہ)

## ☆ شرائطِ وراثت تین ہیں ☆

(۱) مَوتُ المُورِث (صاحبِ جائداد کا انتقال ہو) (۲) حَياتُ الوارث (اور وارث زندہ ہو) (۳) ارتِفاعُ الموانع (کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو)

## ☆ موانعِ وراثت چار ہیں ☆

(۱) قتل (قاتل وارث نہیں ہوتا، جبکہ وہ اپنے مورِث کو قتل کردے)

**نوٹ:** جس قتل کی وجہ سے قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو وہ قتل مانعِ ارث ہے۔

(۲) رِقِّیَّتْ (غلام ہونا) (۳) اختلافِ دِین (جبکہ وارث اور مورث کا دین مختلف ہو)

(۴) اختلافِ دارَین (مثلاً ایک دارالحرب میں رہتا ہو اور دوسرا دارالاسلام میں تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

**نوٹ:** یہ کافروں کے حق میں مانعِ اِرث ہے۔ مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتا ہوا سے مورث سے وراثت کا حق ہوگا۔

**اختلافِ دارین کب ہوگا؟** "والدار انما تختلف باختلاف المنعة والعسكر لانقطاع العصمة فيمابينهم" (فوج اور حکومت کے بدلنے سے دارین کا اختلاف تسلیم کیا جائے گا)۔

## ☆ قتل کی پانچ قسمیں ☆

(۱) قتلِ عمد : جان بوجھ کر آلۂ جان لیوا سے کسی کو مارنا۔

(۲) قتلِ شبہِ عمد : جان بوجھ کر تو مارا جائے مگر آلۂ جان لیوا سے نہ ہو۔

(۳) قتلِ خطاء : (خطاء فی الفعل) خطأً مارے، مثلاً: گولی شکار کو ماری تھی مگر مورث کو لگ گئی۔

(۴) قتلِ قائم مقام خطاء (خطاء فی القصد) : جیسے کسی کو شکار سمجھ کر تیر یا گولی مارے اور وہ انسان اس کا مورث نکلے۔

(۵) قتل بالتسبُّب : کسی کی موت کا ذریعہ بن جائے، مثلاً گڑھا کھودا تھا اور کوئی مورث اس میں گر کر مرجائے۔

## ☆ اقسام القتل واحکامه ☆

| قتلِ عمد<br>حکم | قتلِ شبہِ عمد<br>حکم | قتلِ خطاء<br>حکم | قتلِ قائم مقام خطاء<br>حکم | قتل بالتسبب<br>حکم |
|---|---|---|---|---|
| الاثم | الاثم | الدية | الدية | الدية |
| القصاص | الدية | الكفارة | الكفارة | |
| حرمان الارث | الكفارة | حرمان الارث | حرمان الارث | |
| | حرمان الارث | | | |

دیت، عاقلہ پر واجب ہوگی، اور کفارہ قاتل پر واجب ہوگا۔

عاقلہ وہ لوگ جن کے بل بوتے پر اس پر کام کیا جائے۔

جن لوگوں کے حصے شریعت میں مقرر ہیں ان کو ذوی الفروض کہا جاتا ہے۔ وہ کل بارہ افراد ہیں: چار مرد اور آٹھ عورتیں۔

**چار مرد یہ ہیں :** (۱) شوہر (۲) باپ (۳) جدِ صحیح (۴) اخیافی (یعنی ماں شریک) بھائی۔

**آٹھ عورتیں یہ ہیں:**

(۱) زوجہ (۲) بنت صلبی (۳) بنات الابن (پوتیاں) (۴) جدۂ صحیحہ (دادی و نانی) (۵) اُم (ماں) (۶) عینی (حقیقی) بہنیں (۷) علاتی (باپ شریک) بہنیں (۸) اخیافی (ماں شریک) بہنیں۔

**نوٹ :** تمام رشتے میت سے جوڑے جائیں گے، یعنی میت کی ماں، میت کا باپ، بہن، بیٹی وغیرہ اور حصۂ میراث کسی خدمت کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ شریعت کا دیا ہوا ایک حق ہے جو وارث کو ملکر رہتا ہے۔ اسی طرح ورثاء کے مالدار، غریب، فرمانبردار، نافرمان، شادی شدہ، غیر شادی شدہ ہونے سے حصۂ میراث پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(۱) **شوہر کی دو حالتیں ہیں:** (۱) میت یعنی مرنے والی (عورت) کی اگر کسی طرح کی (مذکر یا مؤنث) اولاد ہو گی تو اس کے شوہر کو رُبع (۱/۴) ملے گا۔ (۲) اگر میت (عورت) کی اولاد نہ ہو تو اس کے شوہر کو نصف (۱/۲) ملے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ، فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ

(۲) **بیوی کی دو حالتیں ہیں:** (۱) اگر میت یعنی شوہر کی اولاد ہو گی تو اس کی بیوی کو ثُمن (۱/۸) ملے گا۔ (۲) اگر میت یعنی شوہر کی اولاد نہ ہو گی تو اس کی بیوی کو رُبع (۱/۴) ملے گا۔" وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

**نوٹ :** بیوی ایک ہو یا ایک سے زائد، ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ رُبع یا ثُمن نہیں ملے گا بلکہ ایک ہی رُبع یا ثُمن میں تمام بیویاں برابر کی شریک ہوں گی۔

**نوٹ:** شوہر کی اولاد کسی بھی بیوی سے ہو تو اس کی تمام بیویاں ثمن میں شریک ہوں گی، چاہے دوسری بیویوں کی اولاد ہو یا نہ ہو۔

## (۳) باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) فرضِ مطلق (۲) فرض مع التعصیب (۳) تعصیب محض

۱۔ فرضِ مطلق کا مطلب یہ ہے کہ باپ کو شریعت کا مقرر کردہ حصہ سدس ($\frac{1}{6}$) ملے گا اور یہ میت کی نرینہ (مذکر) اولاد کی موجودگی میں ہوگا: "**وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ**۔

۲۔ فرض مع التعصیب کا مطلب یہ ہے کہ باپ کو شریعت کا مقرر کردہ حصہ سُدُس ($\frac{1}{6}$) ملنے کے بعد دیگر ورثاء سے باقی ماندہ مال بھی اس کے عصبہ ہونے کی وجہ سے باپ کو ملے گا اور یہ میت کی مؤنث اولاد کی موجودگی میں ہوگا۔

۳۔ تعصیب محض کا مطلب یہ ہے کہ باپ کا اس صورت میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے، ایسی صورت میں باپ ذوی الفروض میں سے نہ ہوگا، بلکہ عصبہ ہوگا اور دیگر ورثاء سے باقی ماندہ مال بطورِ عصبیت اس کو ملے گا، اور یہ میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں ہوگا۔

**نوٹ:** اگر میت کی مذکر و مؤنث دونوں طرح کی اولاد موجود ہو تو نرینہ اولاد کا اعتبار کرتے ہوئے باپ کو سُدُس ($\frac{1}{6}$) ملے گا، یعنی فرضِ مطلق والی حالت پر عمل ہوگا۔

(۴) **جدِّ صحیح :** جدِّ صحیح وہ ہے کہ اس کی نسبت میت کی طرف کرنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے ورنہ جدِّ فاسد ہوگا۔

**"جدِ صحیح" کی چار حالتیں ہیں:**

(۱) اَب کی موجودگی میں دادا محروم ہوگا۔(۲) باپ کی غیر موجودگی میں دادا کی وہی تین حالتیں ہیں جو باپ کی ہیں، یعنی فرضِ مطلق، فرض مع التعصیب اور تعصیب محض۔

(۵-۶) **"اخیافی" (یعنی ماں شریک) بہن بھائیوں کی تین حالتیں ہیں:**

(۱) اگر اخیافی بھائی یا بہن ایک ہوتو اس کو سُدُس ($\frac{1}{6}$) ملے گا۔(۲) اگر اخیافی بھائی یا بہن ۲ یا ۲ سے زیادہ ہوں تو ان کو ثلث ($\frac{1}{3}$) ملے گا۔(۳) مرنے والے یا مرنے والی کی اصل مذکر یا فرع مطلق کی موجودگی میں اخیافی بھائی بہن محروم ہوں گے۔

**نوٹ** : تقسیم ترکہ اور استحقاق میں اخیافی بھائی بہن برابر کے شریک ہوں گے، یعنی ان کے درمیان "للذکرِ مثل حظ الأنثیین" کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ جس طرح ایک اخیافی بھائی سدس کا حقدار ہوتا ہے اسی طرح ایک اخیافی بہن بھی سدس کی حقدار ہوگی، اور جس طرح دو اخیافی بھائی ثلث کے حقدار ہوتے ہیں اسی طرح دو اخیافی بہنیں بھی ثلث کی حقدار ہوں گی، اور اسی طرح ایک اخیافی بھائی اور ایک اخیافی بہن ہو تو وہ دونوں ثلث میں نصف نصف کے حقدار ہوں گے۔

(۷) **"بناتِ صلبیہ" (یعنی حقیقی بیٹیوں) کی تین حالتیں ہیں:**

(۱) ایک ہو تو نصف ($\frac{1}{2}$) ملے گا "ان کانت واحدۃ فلھا النصف"۔(۲) اگر ایک سے زائد ہوں تو ان کو ثلثان ($\frac{2}{3}$) ملے گا "ان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترك"۔(۳) اگر لڑکیوں کے ساتھ لڑکا بھی ہو تو لڑکیاں عصبہ ہو جائیں گی اور باقی ماندہ مال "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔

## (۸) "اُم" یعنی ماں کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی وارث فرع یا کسی بھی طرح کے دو بھائی بہن موجود ہوں تو ماں کو سدس $(\frac{1}{6})$ ملے گا۔(۲) مذکورہ بالا ورثاء کی غیر موجودگی میں ماں کو ثلثِ کل یعنی پورے مال کا تہائی حصہ $(\frac{1}{3})$ ملے گا۔(۳) اگر میت نے صرف والدین اور احد الزوجین کو چھوڑا ہے تو ماں کو احد الزوجین کا حصہ دینے کے بعد ثلث الباقی $(\frac{1}{3})$ یعنی بچے ہوئے مال کا تہائی حصہ ملے گا۔

**نوٹ:** ماں کو ثلث الباقی صرف دو مسئلوں میں ملتا ہے۔(۱) ایک شخص مثلاً: زید کا انتقال ہوا اور اس نے زوجہ، اب اور ام کو چھوڑا تو ایسی صورت میں بیوی کا حصہ علیحدہ کرنے کے بعد ماں کو ثلث الباقی ملے گا۔(۲) ایک عورت مثلاً: ہندہ کا انتقال ہوا اور اس نے زوج، اب اور ام کو چھوڑا تو اس صورت میں بھی میت کے شوہر کا حصہ علیحدہ کرنے کے بعد ماں کو ثلث الباقی ملیگا۔اس مسئلہ کا نام مسئلہ 'غرائیہ' ہے، اور یہ مسئلہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پیش آیا تھا۔

ماں کو ثلث الباقی اس لئے ملتا ہے کہ ماں کا حصہ باپ کے حصہ سے بڑھ نہ جائے، یہ مسئلہ اجماعی ہے اور عقل بھی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ ماں کا حصہ باپ کے حصہ سے بڑھا ہوا نہ ہو، لہٰذا اس صورت میں ماں کا حصہ ثلث مابقیہ ہے، ثلثِ کل نہیں ہے۔اس مسئلہ کو مسئلہ 'غرائیہ' اس لئے بھی کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔

## (۹) "جدۂ صحیحہ" (دادی، نانی) کے حالات:

جدہ کی تین حالتیں ہیں: (۱) جدہ کو سدس $(\frac{1}{6})$ ملے گا، خواہ باپ کی طرف کی جدات ہوں یا ماں کی طرف کی ہوں، جدہ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں، ہر ایک کو الگ الگ سدس نہیں ملے گا بلکہ سب ایک ہی سدس میں شریک ہوں گی، بشرطیکہ سب صحیحہ ہوں اور ایک ہی درجہ کی ہوں۔(۲) ماں کی وجہ سے تمام جدات ساقط یعنی محروم ہوجائیں گی خواہ باپ کی طرف کی جدات ہوں یا ماں کی طرف کی جدات ہوں، اسی طرح سے باپ کی وجہ سے صرف باپ کی طرف کی جدات محروم ہوجائیں گی ، اور دادا کی وجہ سے بھی تمام ابویات محروم ہوجائیں گی مگر ام لاب، جد کی وجہ سے محروم نہیں ہوگی۔(۳) قریب درجہ والی جدہ بعید درجہ والی جدہ کو محروم

کر دے گی، چاہے قریب درجہ والی جدہ وارثہ ہو یا نہ ہو۔ جدہ کے حالات کو اس طرح بھی یاد رکھا جاسکتا ہے کہ جدہ کے لئے کوئی حاجب ہوگا یا نہیں اگر حاجب ہوگا تو جدہ محروم ہوگی اور اگر حاجب نہیں ہوگا تو جدہ کو سدس (۱/۶) ملے گا۔[1]

**نوٹ:** اب کی طرف والی جدات کو ابویات کہتے ہیں اور ماں کی طرف والی جدات کو امویات کہتے ہیں۔

(۱۰) **"بنات الابن" پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں:** (۱) میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں اگر ایک بنت الابن (پوتی) ہے تو اس کو نصف (۱/۲) ملے گا۔ (۲) بنات الابن اگر ایک سے زائد ہوں تو ان کو ثلثان (۲/۳) ملے گا۔ (۳) ایک بنتِ صلبی کی موجودگی میں بنات الابن کو سدس (۱/۶) ملے گا تکملة للثلثين (دو تہائی پورا کرنے کے لئے)، مگر ان کے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ ان کو عصبہ بنادے گا اور باقی ماندہ مال "للذكر مثل حظ الأنثيين" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔ (۴) دو صلبی بیٹیوں کی موجودگی میں بنات الابن کو کچھ نہیں ملے گا۔ (۵) مگر ان کے درجہ میں یا ان سے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو ان کو عصبہ بنادے گا، اور باقی ماندہ مال "للذكر مثل حظ الأنثيين" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔ (۶) میت کے ابن (بیٹے) کی موجودگی میں بنات الابن محروم ہوجائیں گی۔

**نوٹ:** اگر کسی نے مختلف درجات کی پوتیاں چھوڑیں تو سب سے پہلے درجہ کی پوتیاں بنات صلبیہ کے قائم مقام ہوجائیں گی اور دوسرے درجہ کی پوتیاں بنات الابن کے قائم مقام سمجھی جائیں گی، اور ان سے نیچے درجہ کی پوتیاں محروم ہوجائیں گی، مگر نیچے کے درجہ میں اگر کوئی پوتا ہو تو وہ اپنے درجہ والی کو اور اپنے سے اوپر والے درجہ کی ان پوتیوں کو عصبہ بنادے گا جن کو حصہ نہ ملا ہو، اور نیچے جن کے مقابلے میں لڑکا نہیں ہے وہ سب نیچے درجہ میں ہونے کی وجہ سے محروم ہوجائیں گی۔

(۱۱) **"عینی" (حقیقی) بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں:**

(۱) میت کی وارث مذکر فرع اور مذکر اصل کی موجودگی میں عینی بہنیں وراثت سے محروم ہونگی

[1] جدہ کے حاجب ۴ ہیں (۱) ام (۲) اب للابویات (۳) جد للابویات الا لام الاب (۴) القربی للبعدیٰ

(۲) میت کی وارث مذکر فرع اور مذکر اصل کی غیر موجودگی میں اگر ایک عینی بہن ہے تو اس کو نصف ($\frac{۱}{۲}$) ملے گا۔(۳) اگر ایک سے زائد ہیں تو ان کو ثلثان ($\frac{۲}{۳}$) ملے گا۔(۴) اگر عینی بہن کے ساتھ عینی بھائی بھی ہو تو عینی بھائی اپنی عینی بہن کو عصبہ بنادے گا اور باقی ماندہ مال للذکر مثل حظ الأنثيين کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔(۵) میت کی بنات اور بنات ابن کی موجودگی میں بھی عینی بہنیں عصبہ ہو جائیں گی اور باقی ماندہ مال بہنوں کو دے دیا جائے گا، اس لئے کہ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: "اجعلوا الأخوات مع البنات عصبة".

**(۱۲) "علاتی" (یعنی باپ شریک) بہنوں کی سات حالتیں ہیں:**

(۱) علاتی بہنیں مندرجہ ذیل صورتوں میں محروم ہو جائیں گی:

(الف) میت کے وارث مذکر فرع کی موجودگی میں۔

(ب) میت کے وارث مذکر اصل کی موجودگی میں۔

(ج) میت کے عینی بھائی کی موجودگی میں۔

(د) میت کی عینی بہن کی موجودگی میں، جبکہ وہ عصبہ ہو جائے۔

(۲) مذکورہ بالا ورثاء کی غیر موجودگی میں اگر ایک علاتی بہن ہو تو اس کو نصف ($\frac{۱}{۲}$) ملے گا۔

(۳) اگر علاتی بہنیں ایک سے زائد ہوں تو ان کو ثلثان ($\frac{۲}{۳}$) ملے گا۔

(۴) ایک عینی بہن کی موجودگی میں علاتی بہنوں کو سدس ($\frac{۱}{۶}$) ملے گا، "تكملة للثلثين".

(۵) دو عینی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا، کیونکہ عورتوں کو دو تہائی سے زیادہ نہیں ملتا اور وہ دو عینی بہنوں کو مل گیا۔

(۶) علاتی بہنوں کے ساتھ اگر کوئی علاتی بھائی ہو تو وہ ان کو عصبہ بنادے گا اور باقی ماندہ مال "للذكر مثل حظ الأنثيين" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔

(۷) میت کی بنات اور بناتِ ابن کی موجودگی میں علاتی بہنیں عصبہ ہو جائیں گی اور باقی ماندہ مال انہیں بہنوں کو دے دیا جائے گا، اس لئے کہ ارشادِ نبویؐ ہے: "اجعلوا الأخوات مع

البنات عصبة"۔

## ☆ انصباء ☆

### انصباء (حصے) کل چھ ہیں جو دو نوعوں پر مشتمل ہیں:

- نوع اول
  - نصف
  - ربع
  - ثمن
- نوع ثانی
  - سدس
  - ثلث
  - ثلثان

## ☆ "قواعد تخریج" مسئلہ بنانے کے اصول و قواعد ☆

(۱) نوع اول کا نصف، نوع ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ ہمیشہ چھ سے بنے گا۔

(۲) نوع اول کا ربع، نوع ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ ہمیشہ ۱۲ سے بنے گا۔

(۳) نوع اول کا ثمن، نوع ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ ہمیشہ ۲۴ سے بنے گا۔

(۴) اگر مسئلہ میں ایک ہی حصہ ہو تو مسئلہ اس کے ہمنام عدد سے ہوگا۔ مثلاً: ربع کی صورت میں چار سے، ثمن کی صورت میں آٹھ سے، سدس کی صورت میں چھ سے اور ثلث وثلثان کی صورت میں مسئلہ تین سے ہوگا، سوائے نصف کے، کہ نصف کی صورت میں جبکہ کوئی اختلاط نہ ہو صرف نصف ہی حصہ ہو تو مسئلہ ۲ سے بنے گا۔

(۵) اگر ایک ہی نوع کے اندر اختلاط ہو تو مسئلہ سب سے چھوٹے عدد کے ہمنام عدد سے ہوگا۔

**نوٹ**: ایک نوع کے کسی حصہ کے دوسری نوع کے کسی حصہ سے ملنے کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ میں نصف/ربع/ثمن میں سے بھی کوئی حصہ کا حقدار موجود ہو اور نوع ثانی میں سے بھی کسی حصہ کا حقدار ہو تو مسئلہ اس طرح بنایا جائے گا۔

# ☆ ذوی الفروض کے حالات کو یاد رکھنے کے مختصر طریقے ☆

ذوی الفروض کے تفصیلی حالات یاد کر لینے کے بعد مختصر طریقہ پر اس طرح بھی ان کے حالات کو یاد رکھا جا سکتا ہے کہ:

(الف) ذوی الفروض بارہ افراد میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں جن کی متعدد حالتیں ہیں:

(۱) وہ ذوی الفروض جن کی دو–دو حالتیں ہیں وہ کل چار افراد ہیں: زوجین، جدین

(۲) وہ ورثاء جن کی تین تین حالتیں ہیں وہ کل پانچ افراد ہیں: ابوین (اب، ام) اخفین (اخیافی بھائی، بہنیں) بنت صلبی

(۳) پانچ حالتیں صرف اخت عینی (حقیقی بہنوں) کی ہیں۔

(۴) چھ حالتیں صرف بنات الابن (پوتیوں) کی ہیں۔

(۵) سات حالتیں صرف اخت علاتی (باپ شریک بہنوں) کی ہیں۔

(ب) یا اگر چاہیں تو اس طرح بھی یاد رکھا جا سکتا ہے:

(۱) ایک وارث......زوجہ / زوجات ایک حصہ ثمن جبکہ میت کی اولاد ہو۔

(۲) دو وارث......زوج[۱] (جبکہ میت کی اولاد ہو) زوجہ[۲] (جبکہ میت کی اولاد نہ ہو) ایک حصہ ربع

(۳) تین وارث......ام[۱] ثلث الباقی / ام[۲] ثلث الکل / اولاد ام[۳] (اخیافی بھائی، بہن) جب کہ ایک سے زیادہ ہوں تو ثلث کے حقدار ہوں گے۔

(۴) چار وارث......بنات[۱] / بنات الابن[۲] / اخوات عینیہ[۳] / اخواتِ علاتیہ[۴] جب کہ ایک سے زیادہ ہوں اور ان کا بھائی نہ ہو تو ثلثان۔

(۵) پانچ وارث......زوج[۱] / بنت[۲] (جب کہ ایک ہو اور ان کا بھائی نہ ہو) بنت الابن[۳] / اخت عینی[۴] / اخت علاتی[۵]۔ نصف حصہ ہوگا۔

(۶) چھ وارث......ام[۱] / اب[۲] / جد[۳] / جدہ[۴] / (ابوین / جدین) بنت الابن[۵] (ایک بنت صلبی کی موجودگی میں) / اولاد ام[۶] (اخیافی بھائی / بہن) جبکہ ایک ہوں تو سدس حصہ ہوگا۔

۱) **نصف** : اس کے حقدار مختلف حالات میں پانچ افراد ہوتے ہیں :
(۱) شوہر (۲) بیٹی (۳) پوتی (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن

۲) **ربع** : اس کے حقدار مختلف حالات میں دو افراد ہیں :
(۱) شوہر (۲) بیوی (بیویاں)

۳) **ثمن** : اس کی حقدار صرف بیوہ ہوتی ہے۔ (ایک ہو یا زیادہ)

۴) **سدس** : اس کے حقدار مختلف حالات میں سات افراد ہوتے ہیں :
(۱) باپ (۲) دادا (۳) ماں۔ (۴) جدہ صحیحہ (نانی دادی)۔
(۵) اخیافی بہن۔ (۶) علاتی بہن۔ (۷) پوتی۔

۵) **ثلث** : اس کے حقدار مختلف حالات میں دو طرح کے افراد ہوتے ہیں :
(۱) ماں۔ (۲) اخیافی بھائی، اخیافی بہن، جب کہ ایک سے زیادہ ہوں۔

۶) **ثلثان** : اس کے حقدار مختلف حالات میں چار افراد ہوتے ہیں :
(۱) بیٹیاں۔ (۲) پوتیاں۔ (۳) حقیقی بہن۔ (۴) علاتی بہن۔ جب کہ یہ عورتیں دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

## ☆ مسئلہ لکھنے کا طریقہ ☆

**سب سے پہلے لفظ میت اس طرح لکھا جائے کہ میت کی "ت" کو لمبا کھینچ کر اس طرح لکھیں میت______ اگر شوہر کا انتقال ہوا ہو تو پہلے اس کی بیوی کو اس کے نیچے لکھا جائے اور گر میت بیوی ہو تو پہلے شوہر کو لکھا جائے گا پھر میت کے دیگر ذوی الفروض میں جو اس وقت حیات ہوں پھر اس کے بعد عصبات میں جو حیات ہوں ان کو لکھا جائیگا۔**

**مثلاً : میت______ یا میت______**

**زوجہ ام بنت ابن زوج ام بنت ابن**

**پھر میت کے میم کے اوپر مسئلہ لکھ کر ہر وارث کا حصہ اس کے نیچے لکھ دیا جائے گا۔ مثلاً نصف / ربع وغیرہ جس کا جو بھی جتنا بھی حصہ ہو وہ لکھ دیا جائے گا اور حسب قواعد تخریج غور کر کے مسئلہ کی تکمیل کی جائے گی۔**

## ☆ حجب کا بیان ☆

حجب کے لغوی معنیٰ ''روکنا'' ہیں۔ اور اصطلاح میں حجب کہتے ہیں ''میت کے کسی قوی یا قریبی وارث کی وجہ سے دوسرے وارثوں کا حصہ کم ہو جانا یا ختم ہو جانا''۔

**حاجب :** روکنے والا قوی یا قریبی وارث۔

**محجوب :** جس کا حصہ روک دیا گیا ہو (پورا یا کچھ)۔

حجب کی دو قسمیں ہیں : (۱) حجب نقصان (۲) حجب حرمان

**حجب نقصان :** کسی وارث کا کسی دوسرے وارث کے حصہ کو کم کر دینا۔

**حجب حرمان :** کسی وارث کا کسی دوسرے وارث کے حصہ کو بالکل روک دینا، یعنی اس کو وراثت سے بالکل محروم کر دینا۔

جن وارثوں کا حصہ دوسرے وارثوں کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے وہ کل پانچ (۵) ہیں:

(۱) زوج (۲) زوجہ (۳) اُم (۴) بنت الابن (۵) علاتی بہن

۱) شوہر کا حصہ نصف $\left(\frac{1}{2}\right)$ مگر مرنے والی کی اولاد در اولاد ہونے کی صورت میں اس کا حصہ ربع $\left(\frac{1}{4}\right)$ ہو جاتا ہے۔

۲) بیوہ کا حصہ ربع $\left(\frac{1}{4}\right)$ ہے مگر مرنے والے کی اولاد در اولاد ہونے کی صورت میں اس کا حصہ ثمن $\left(\frac{1}{8}\right)$ ہو جاتا ہے۔

۳) ماں کا حصہ ثلث الکل یا ثلث الباقی $\left(\frac{1}{3}\right)$ ہے۔ مگر مرنے والے یا مرنے والی کی اولاد در اولاد یا میت کے کسی بھی طرح کے دو بھائی یا دو بہنوں یا ایک بھائی اور ایک بہن کی موجودگی میں ماں کا حصہ سدس $\left(\frac{1}{6}\right)$ ہو جاتا ہے۔

۴) بنت الابن یعنی پوتی کا حصہ نصف $\left(\frac{1}{2}\right)$ ہے مگر میت کی ایک بیٹی کی موجودگی میں اس کا حصہ $\left(\frac{1}{6}\right)$ ہو جاتا ہے۔

۵) علاتی (باپ شریک) بہن کا حصہ بھی نصف ($\frac{1}{2}$) ہے مگر میت کی ایک حقیقی بہن بھی ہوتو علاتی بہن کا حصہ سدس ($\frac{1}{6}$) ہو جاتا ہے۔

جن ورثاء کی حرمان والی حالت نہیں ہے، یعنی جو کبھی محروم نہیں ہوتے بلکہ اُن کو کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے۔ وہ چھ (٦) ہیں:

(١) زوج (٢) زوجہ (٣) اُم (۴) اب (۵) ابن (٦) بنت

اس کو اس طرح بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے: زَوجین۔ اَبَوین۔ وَلَدین

بعض ورثاء وہ ہیں جو کبھی وراثت پاتے ہیں اور کبھی نہیں پاتے، ان کا وراثت پانا اور محجوب ہونا دو قاعدوں پر مبنی ہے۔ (١) ذو واسطہ: واسطہ کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا، سوائے اولادِ ام کے، کہ وہ ماں کی موجودگی میں بھی وارث ہوں گے۔

(٢) الاقرب فالأقرب: یعنی قریب درجہ والے کی موجودگی میں بعید درجہ والا محروم ہوگا۔

## محجوب اور محروم میں فرق:

**محروم** وہ ہے جو سرے سے وارث ہی نہ ہو۔ (یعنی جس میں موانع وارثت میں سے کوئی مانع پایا جا رہا ہو)

**محجوب** وہ ہے جو وارث تو ہو لیکن کسی دوسرے قوی یا قریبی وارث کی وجہ سے وراثت میں سے حصہ نہ پا رہا ہو، یا کم پا رہا ہو۔ (لیکن موانع ارث میں سے کوئی مانع نہ پایا جا رہا ہو)۔

**نوٹ:** محروم ہمارے نزدیک حاجب نہیں ہوتا بلکہ محروم ہمارے نزدیک کالعدم متصور ہوتا ہے، گویا وہ ہے ہی نہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک محروم حاجب حجب نقصان ہوتا ہے۔ جیسے: کافر، قاتل، رقیق وغیرہ۔

اور محجوب بالاتفاق حاجب ہوتا ہے۔ مثلاً: دو بھائی یا دو بہنیں یا ان سے زائد ہوں تو وہ باپ کی موجودگی میں خود تو محجوب ہوتے ہیں لیکن ماں کے حق میں حاجب ہوتے ہیں کہ ماں کا حصہ ان کی وجہ سے ثلث سے سدس ہو جاتا ہے۔

## ☆ عول کا بیان ☆

**مخرج :** ''جن اعداد سے مسئلہ بنایا جاتا ہے''۔مخرج کی جمع مخارج ہے۔

مخارج کل سات (۷) ہیں:

دو۔تین۔چار۔چھ۔آٹھ۔بارہ۔چوبیس۔کسی بھی مسئلہ کا مخرج ان کے علاوہ نہیں ہو سکتا۔لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخارج تنگ ہو جاتے ہیں اور سہام (حصے) مسئلہ کے مخرج سے زیادہ ہو جاتے ہیں یعنی بڑھ جاتے ہیں تو ایسی صورت میں مخرج کے اندر بقدرِ سہام وسعت پیدا کر دی جاتی ہے، یعنی اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اصل اور بڑھے ہوئے عدد میں فرق اور امتیاز کرنے کے لئے اس طرح '' عہ '' کا نشان بنا دیا جاتا ہے، اسی کا نام ''عول'' ہے۔یعنی مخرج میں بقدرِ سہام اضافہ کر دینے کا نام عول ہے۔

پھر ان سات مخارج میں سے چار میں بالکل عول نہیں ہوتا۔وہ چار مخارج یہ ہیں: دو۔تین۔چار۔آٹھ۔اور باقی ماندہ تین مخارج : چھ ۔بارہ۔چوبیس میں عول ہوتا ہے۔چنانچہ چھ (۶) کا عول دس (۱۰) تک طاق اور جفت ، ہر دو عدد کے اعتبار سے ہوگا، یعنی چھ (۶) سے بنایا ہوا مسئلہ کبھی سات (۷) کبھی آٹھ (۸) کبھی نو (۹) اور کبھی دس (۱۰) تک بڑھ سکتا ہے۔اور بارہ (۱۲) کا عول سترہ (۱۷) تک صرف طاق عدد کے اعتبار سے ہوگا، یعنی بارہ (۱۲) سے بنایا ہوا مسئلہ کبھی تیرہ (۱۳) کبھی پندرہ (۱۵) کبھی سترہ (۱۷) تک بھی بڑھ سکتا ہے۔اور چوبیس (۲۴) کا صرف ایک ہی عول ہوتا ہے ، ستائیس (۲۷) تک ۔جیسا کہ مسئلہ ''ممبریہ'' میں ہوتا ہے۔مسئلہ ممبریہ یہ ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنے ورثاء میں زوجہ، دو بنت، اب اور ام کا چھوڑا۔

## چھ(۶) کے عول کی مثالیں

### مسئلہ ۶/۷

(۱) میت

| زوج | اخت اخت |
| --- | --- |
| نصف | ۲ ثلثان ۲ |
| ۳ | |

### مسئلہ ۶/۸

(۲) میت

| زوج | اخت اخت | ام |
| --- | --- | --- |
| نصف | ثلثان | سدس |
| ۳ | ۴ | ۱ |

### مسئلہ ۶/۹

(۳) میت

| زوج | اخت اخت | ام | اختِ لأم |
| --- | --- | --- | --- |
| نصف | ثلثان | سدس | سدس |
| ۳ | ۴ | ۱ | ۱ |

### مسئلہ ۶/۱۰

(۴) میت

| زوج | اخت اخت | ام -۲- | اخت لأم |
| --- | --- | --- | --- |
| نصف | ثلثان | سدس | ثلث |
| ۳ | ۴ | ۱ | ۲ |

## بارہ کے عول کی مثالیں:

### مسئلہ ۱۲/۱۳

(۱) میت

| زوجہ | اخت اخت | ام |
| --- | --- | --- |
| ربع | ثلثان | سدس |
| ۳ | ۸ | ۲ |

### مسئلہ ۱۲/۱۵

(۲) میت

| زوجہ | اخت اخت | ام | اخت لأم |
| --- | --- | --- | --- |
| ربع | ثلثان | سدس | سدس |
| ۳ | ۸ | ۲ | ۲ |

### مسئلہ ۱۲/۱۷

(۳) میت

| زوجہ | اخت اخت | ام ۲- | اخت لأم |
| --- | --- | --- | --- |
| ربع | ثلثان | سدس | ثلث |
| ۳ | ۸ | ۲ | ۴ |

## چوبیس (۲۴) کے عول کی مثالیں:

**مسئلہ ۲۴ عول ۲۷**

میت

| زوجہ | بنت بنت | ام | اب |
| --- | --- | --- | --- |
| ثمن | ثلثان | سدس | سدس |
| ۳ | ۱۶ | ۴ | ۴ |

**مسئلہ ۲۴ عول ۳۱** عند ابن مسعودؓ

میت

| زوجہ | اخت اخت | ام -۲- | اخت لأم | ابن (کافر) |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ثمن | ثلثان | سدس | ثلث | م (محروم) |
| ۳ | ۱۶ | ۴ | ۸ | |

**مسئلہ ۱۲ عول ۱۷**

(۱) میت عندنا

| زوجہ | اخت اخت | ام -۲- | اخت لأم | ابن (کافر) |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ربع | ثلثان | سدس | ثلث | کالعدم |
| ۳ | ۸ | ۲ | ۴ | |

### وجہِ تسمیہ:

اس مسئلہ کو "مسئلہ ممبریہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور الفِ مقصورہ پر اس خطبہ کا قافیہ چل رہا تھا، مثلاً: وُسطیٰ، رجعیٰ، تسعٰی وغیرہ۔ اسی حالت میں ایک شخص نے یہ مسئلہ دریافت کیا تو حضرت علیؓ نے برجستہ جواب دیا کہ "صَارَ ثُمُنُهَا تُسعٰی" اور اپنا خطبہ جاری رکھا، جس میں قافیہ بدستور باقی رہا تو لوگوں کو ان کی اس حاضر جوابی پر بڑا تعجب ہوا اور اس وقت سے اس مسئلہ کو مسئلہ ممبریہ کہا جانے لگا۔

**نوٹ:** ہمارے نزدیک ۲۴ر کا عول ۲۷ر سے متجاوز نہیں ہوسکتا، لیکن حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے نزدیک ۲۴ر کا عول ۳۱ر تک بھی ہوسکتا ہے، گویا ۲۴ کے دو عول ہوتے ہیں (۱) ہمارے نزدیک ۲۷ اور (۲) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے نزدیک ۳۱

# ☆ اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان ☆

فائدہ: نصف مجموع الحاشیتین القریبتین او البعیدتین کو عدد بولتے ہیں۔

دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے کسی ایک نسبت کا پایا جانا ضروری ہے۔وہ چار نسبتیں یہ ہیں:(۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین۔

**دلیلِ حصر** : دونوں عددوں کی مقدار یا تو یکساں ہوگی یا کم وبیش۔اگر دونوں عددوں کی مقدار یکساں ہے تو ان کے درمیان تماثل کی نسبت ہوگی۔جیسے: چار چار آٹھ آٹھ وغیرہ۔اگر دونوں عددوں کی مقدار کم وبیش ہے تو دو حال سے خالی نہیں:یا تو چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا کردے گا( کاٹ دیگا ) یا نہیں۔اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو ایک مرتبہ یا چند مرتبہ میں فنا کردے( کاٹ دے ) تو ان کے درمیان تداخل کی نسبت ہوگی۔جیسے: چار آٹھ بارہ وغیرہ۔

اور اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا نہ کر سکے تو پھر دو حال سے خالی نہیں:یا تو کوئی تیسرا عدد ان دونوں عددوں کو فنا کر رہا ہوگا یا نہیں۔اگر تیسرا عدد ان دونوں عددوں کو فنا کردیتا ہے تو ان کے درمیان توافق کی نسبت ہوگی۔جیسے: چار اور چھ کہ ان دونوں کو دو(۲) کا عدد کاٹ رہا ہے۔چار کو دو مرتبہ میں اور چھ کو تین مرتبہ میں۔اور اگر تیسرا عدد بھی ان دونوں کو فنا نہ کر سکے تو ان کے درمیان تباین کی نسبت ہوگی۔جیسے: سات اور نو کہ ان دونوں عددوں کو کوئی تیسرا عدد بھی فنا نہیں کر پا رہا ہے۔لہٰذا ۷ اور ۹ کے درمیان تباین کی نسبت ہے۔

**نوٹ** : فنا کرنے والے عدد کو عدد عاد کہتے ہیں یعنی کاٹنے والا،فنا کرنے والا عدد۔

پھر جو عدد کاٹ رہا ہو تو اس کے نام کے ساتھ اس کو بولا جائے گا مثلاً اگر دو کا عدد کاٹ رہا ہے تو توافق بالنصف ہوگا۔ تین کاٹ رہا ہو تو توافُق بالثلث۔ چار کاٹ رہا ہو تو توافُق بالربع، علیٰ ہٰذا بالخمس، بالسدس، بالثمن، بالتسع، بالعشر وغیرہ۔ لیکن اگر دس (۱۰) کے بعد کوئی عدد کاٹ رہا ہو تو "بجزء مِن" کا اضافہ کر کے بولیں گے، مثلاً: توافُق بجزء من أحدعشر۔ یا توافُق بجزءٍ مِنْ خمسةَ عشَر هٰكذا الى غير النهاية

اور پھر جتنی مرتبہ میں کاٹے گا وہ اس کا وَفْق/ وِفْق کہلائے گا مثلاً: ۲۵ اور ۳۰ کو پانچ کا عدد کاٹ رہا ہے تو ان کے درمیان توافق بالخمس کی نسبت کہلائے گی۔ پھر پانچ کا عدد ۳۰ کو چھ مرتبہ میں اور ۲۵ کو پانچ مرتبہ میں کاٹ رہا ہے تو ۳۰ کا وفق ۶ اور ۲۵ کا وفق ۵ ہوگا۔

توافق کی صورت میں اگر عدد عاد متعدد ہوں تو بڑے والے کو لیں گے تاکہ وفق چھوٹا عدد نکلے اور حساب مختصر ہو مثلاً ۱۸ / اور ۲۴ کہ ان دونوں عددوں کو فناء کرنے والے تین عدد ہیں۔ ۲-۳-۶ تو ان میں بڑے عدد چھ (۶) کو عدد عاد سمجھیں گے اور دوسروں کو چھوڑ دیں گے۔

تماثل، توافق، تداخل اور تباین کو اور ذہن نشین کرنے کے لئے ان مثالوں پر غور کریں:

تماثل کی مثال: ۲۱ - ۲۱ =

تداخل کی مثال: ۱۴ - ۷ =

توافق کی مثال: ۲۴ - ۲۲ =

تباین کی مثال: ۷ - ۵ =

☆☆☆

# ☆ عصبات ☆

نسبی — سببی

| عصبہ بنفسہ<br>کل چار درجے ہیں، سب مذکر | عصبہ بغیرہ<br>کل چار عورتیں | عصبہ مع غیرہ<br>کل دو ہی ہیں | مولیٰ عتاقہ<br>(آزاد کنندہ) |
|---|---|---|---|
| (۱) جزءِ میت: ابن، ابن الابن وغیرہ نیچے تک | (۱) بنت | (۱) اخت عینی | |
| (۲) اصلِ میت: باپ، دادا وغیرہ اوپر تک | (۲) بنت الابن<br>(۳) اختِ عینی | (۲) اخت علاتی | |
| (۳) جزءِ اصلِ قریب: اخ عینی، اخ علاتی، پھر ان کے ابناء<br>(۴) جزءِ اصلِ بعید: عم عینی، عم علاتی پھر ان کے ابناء | (۴) اخت علاتی<br>اپنے اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ بغیرہ ہوں گی اور باقیماندہ مال "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔ | بنات کے ساتھ حسبِ فرمانِ نبوی ﷺ کہ "اجعلوا الأخوات مع البنات عصبة" عصبہ مع غیرہ ہوں گی اور باقی ماندہ مال اخوات کو ہی دیدیا جائے گا۔ | |

# ☆ تصحیح ☆

(تصحیح "رفع کسر" یعنی کسر کوختم کرنے کا بیان)

## تصحیح (رفعِ کسر) کے سات اصول ہیں:

کسر یا تو ایک طائفہ میں واقع ہوگی، یا ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہوگی۔ اگر کسر صرف ایک طائفہ میں واقع ہوتو اصولِ ثلثہ یعنی مندرجہ ذیل تین قاعدوں میں سے کوئی ایک قاعدہ حسب ضابطہ جاری کیا جاتا ہے۔ (اور یہ اصول ثلثہ بین الرؤس والسہام جاری ہوتے ہیں) اور اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہوتو اصولِ اربعہ میں سے کوئی ایک قاعدہ حسب ضابطہ جاری کیا جاتا ہے۔ (اور یہ اصول اربعہ بین الرؤس والرؤس الاخریٰ جاری ہوتے ہیں)۔

# ☆ تصحیح کے اصولِ ثلثہ ☆

**قاعدہ نمبر (۱):** اگر کسر صرف ایک طائفہ میں واقع ہو اور جس طائفہ میں کسر واقع ہوئی ہے اس کے عددِ رؤس (ورثاء کا عدد) اور عددِ سہام (حصوں کا عدد) کے درمیان تماثل یا تداخل کی نسبت ہو، یعنی ہر وارث کا حصہ اس کو بغیر کسر کے تقسیم ہو کر مل جائے تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، مسئلہ بر حالِ خود رہے گا۔ مثال:

**مسئلہ ۶**

**میت**

| | | |
|---|---|---|
| ۴ بنات | اب | ام |
| ثلثان | سدس | سدس |
| ۴ | ۱ | ۱ |
| فی | | |
| ۱ | | |

تداخل کی صورت میں وارثوں کے حصے دوگنے ہو جائیں گے، جبکہ عددِ سہام (حصوں کا عدد) بڑا ہو اور عددِ رؤوس (ورثاء کا عدد) چھوٹا ہو۔

**مسئلہ** ۶

میت

| ام | اب | ۲ بنات |
|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان |
| ۱ | ۱ | ۴ |
| | | فی |
| | | ۲ |

ہر لڑکی کو دو دو حصے مل جائیں گے

**قاعدہ** (۲): اگر کسر صرف ایک ہی طائفہ کے اندر واقع ہو اور جس طائفہ میں کسر واقع ہوئی ہے اگر اس کے عددِ رؤوس (ورثاء کی تعداد) اور عددِ سہام (حصوں کی تعداد) کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو اس طائفہ کے عددِ رؤوس (ورثاء کی تعداد) کا وفق نکال کر اس وفق سے اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر مسئلہ عول والا ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، اور ورثاء کے حصوں میں بھی ضرب دیا جائے گا۔ اس طرح کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

**مسئلہ** ۶ تصحیح ۱۲ — توافق بالنصف

(۱) میت

| ام | اب | ۳-۶ بنات |
|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان |
| ۱/۳ | ۱/۳ | ۴ |
| | | ۲)۱۲(۶ |
| | | فی ۱۲/xx ۲ |

عول میں توافق کی مثال:

مسئلہ ٦ عہ ٧ تحہ ٢١

(٢) میت

| ٣-١٦ اخوات | زوج |
| --- | --- |
| ثلثان | نصف |
| ٤ | ٣ |
| ١٢ | ٩ |
| فی | |
| ٢ | |

توافق فرضی کی مثال:

مسئلہ ٦ تحہ ١٢

میت

| ام | اب | ٢-٨ بنات |
| --- | --- | --- |
| سدس | سدس | ثلثان |
| ١ | ١ | ٤ |
| ٢ | ٢ | ٨ |
| | | فی-١ |

**قاعدہ نمبر (٣):** اگر کسر صرف ایک ہی طائفہ میں واقع ہوئی ہو اور جس طائفہ میں کسر واقع ہوئی ہو اگر اس کے عددِ رؤس اور عددِ سہام کے درمیان تبائن کی نسبت ہو تو کل عددِ رؤس کو اصل مسئلہ میں اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیں گے، اور تمام زندہ ورثاء کے عددِ سہام میں بھی۔ اس طرح کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

تباین کی مثال:

مسئلہ ٦ تخ ٣٠

میت

| ۵/بنات | ام | اب |
| --- | --- | --- |
| ثلثان | سدس | سدس |
| ۴ | ۱ | ۱ |
| ۲۰ | ۵ | ۵ |
| فی | | |
| ۴ | | |

مسئلہ عائلہ میں تباین کی مثال:

مسئلہ ٦ ع ٧ تخ ٣٥

میت

| زوج | ۵/اخوات |
| --- | --- |
| نصف | ثلثان |
| ۳ | ۴ |
| ۱۵ | ۲۰ |
| | فی |
| | ۴ |

## ☆ تصحیح کے اصولِ اربعہ ☆

جب کسر ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہو تو تصحیح کے اصول اربعہ میں سے کوئی ایک قاعدہ حسب ضابطہ جاری ہوتا ہے۔

**قاعدہ :** (١/٤) اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہو اور جن طائفوں میں کسر واقع ہوئی ہو ان کے عددِ رؤس کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کسی بھی ایک طائفہ کے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں یا اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا اور سہام میں بھی۔ اس طرح کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائیگی۔

تماثل کی مثال:

مسئلہ ٦ تخ ١٨

میت

| ۳-۶/بنات | ۳/جدات | ۳/اعمام |
| --- | --- | --- |
| ثلثان | سدس | عصبہ |
| ۴ | ۱ | ۱ |
| فی ۲) ۱۲ (۶ | ۳ | ۳ |
| ۱۲ | فی | فی |
| ۱۲ | ۱ | ۱ |

xx

**قاعدہ: (۲/۵)** اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہو اور جن طائفوں میں کسر واقع ہوئی ہو ان کے عددِ رؤوس اور دیگر عددِ رؤوس کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو سب سے بڑے طائفہ کے عددِ رؤوس کو اصل مسئلہ میں یا مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیں گے اور سہام کے اندر بھی اس سے کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

**تداخل کی مثال:**

مسئلہ ۱۲ تصح ۱۴۴

میت

| ۴ زوجات | ۳ جدات | ۱۲ عم |
|---|---|---|
| ربع | سدس | عصبہ |
| ۳ | ۲ | ۷ |
| فی ۹) ۳۶ (۴ | فی ۸) ۲۴ (۳ | فی ۷) ۸۴ (۱۲ |
| ۳۶ | ۲۴ | ۸۴ |
| x x | x x | x x |

**قاعدہ: (۳/۶)** اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہو اور جن طائفوں میں کسر واقع ہوئی ہے ان طائفوں کے عددِ رؤوس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو کسی بھی طائفہ کے وفق کو دوسرے طائفہ کے کل عددِ رؤوس میں ضرب دیجئے، پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے طائفہ کے درمیان نسبت دیکھیے، اگر توافق ہی کی نسبت ہو تو کل حاصلِ ضرب کو تیسرے طائفہ کے وفق میں ضرب دیجئے اور اگر توافق کی نسبت نہ ہو بلکہ تباین کی نسبت ہو تو کل حاصل ضرب کو تیسرے طائفہ کے کل عددِ رؤوس میں ضرب دیجئے، اسی طرح عمل کرتے ہوئے آخری حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ یا مسئلہ اگر عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیجئے، تو اس سے کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی، پھر سہام میں ضرب دینے سے ہر طائفہ کے سہام معلوم ہو جائیں گے، اور ہر طائفہ کے سہام کو اس طائفہ کے عددِ رؤوس پر تقسیم کرنے سے ہر وارث کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔

**توافق کی مثال:**

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰      مضروب ۱۸۰

میت

| ۴-زوجات | ۱۸-بنات ۹ | ۵-جدات | ۶-اعمام |
|---|---|---|---|
| ثمن | ثلثان | سدس | عصبہ |
| ۳ | ۱۶ | ۴ | ۱ |
| فی ۱۳۵)۵۴۰(۴ | فی ۱۶۰)۲۸۸۰(۱۸ | فی ۱۴۴)۷۲۰(۵ | فی ۳۰)۱۸۰(۶ |
| ۴ | ۱۸ | ۵ | ۱۸ |
| ۱۴ | ۱۰۸ | ۲۲ | x x |
| ۱۲ | ۱۰۸ | ۲۰ | |
| ۲۰ | x x | ۲۰ | |
| ۲۰ | | ۲۰ | |
| x x | | x x | |

**قاعدہ:** (۴/۷) اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں واقع ہو اور جن طائفوں کے اندر کسر واقع ہوئی ہے ان طائفوں کے عددِ رؤس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کسی بھی ایک طائفہ کے کل عددِ رؤس کو دوسرے طائفہ کے کل عددِ رؤس میں ضرب دے دیجئے، پھر حاصلِ ضرب کو تیسرے طائفہ کے عددِ رؤس سے نسبت دیکھئے، اگر اس میں بھی تباین کی نسبت ہو تو کل حاصلِ ضرب کو تیسرے طائفہ کے کل عددِ رؤس میں ضرب دیجئے پھر اگلے طائفہ کے اندر بھی نسبت دیکھئے اگر تباین کی نسبت ہو تو کل حاصل ضرب کو اگلے طائفہ کے کل عدد روؤس میں ضرب دیجئے اور اگر توافق کی نسبت ہو تو کل حاصل ضرب کو اگلے طائفہ کے وفق میں ضرب دیجئے حاصل کلام یہ ہے کہ توافق کی صورت میں ایک کے کل کو دوسرے کے وفق میں اور تباین کی صورت میں ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا۔ پھر آخری حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ میں یا اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیجئے تو اس طرح کرنے سے کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی اور سہام کے اندر بھی ضرب دیجئے تو ہر فریق کا حصہ معلوم ہو جائے گا، پھر ہر فریق کے سہام کو اس کے عددِ رؤس پر تقسیم کرنے سے ہر وارث کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔

تباین کی مثال:

**مسئلہ ۲۴ تصح ۵۰۴۰**

میت — مضروب ۲۱۰

| ۲-زوجات (۳) | ۶-جدات (۳) | ۱۰-بنات (۵) | ۷-اعمام |
|---|---|---|---|
| ثمن | سدس | ثلثان | عصبہ |
| ۳ | ۴ | ۱۶ | ۱ |
| فی ۳۱۵)۶۳۰(۲ | فی ۱۴۰)۸۴۰(۶ | فی ۳۳۶)۳۳۶۰(۱۰ | فی ۳۰)۲۱۰(۷ |
| ۶ | ۶ | ۳۰ | ۲۱ |
| ×۳ | ۲۴ | ۳۶ | ×× |
| ۲ | ۲۴ | ۳۰ | |
| ۱۰ | ×× | ۶۰ | |
| ۱۰ | | ۶۰ | |
| ×× | | ×× | |

**نوٹ :** تماثل کی صورت میں کسی بھی ایک طائفہ کے عددِ رؤوس کو اور تداخل کی صورت میں سب سے بڑے طائفہ کے عددِ رؤوس کو اور توافق کی صورت میں ایک طائفہ کے وفق کو دوسرے طائفہ کے کل عدد رؤوس میں اور تباین کی صورت میں ایک طائفہ کے کل عدد رؤوس کو دوسرے طائفہ کے کل عدد رؤوس میں ضرب دینے اور آخری حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ میں یا اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے کسر ختم ہو کر مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی، پھر آخری حاصل ضرب کو ہر طائفہ کے سہام میں ضرب دینے سے ہر فریق (طائفہ) کا حصہ معلوم ہو جائے گا اور ہر فریق (طائفہ) کے کل سہام کو اس کے عدد رؤوس پر تقسیم کر دینے سے ہر وارث یعنی ہر ہر فرد کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔ فتفکّر وتدبّر وتذکّر وتشکّر.

☆☆☆

## ☆ تخارج (مصالحت) کا بیان ☆

اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی متعین چیز لے کر اپنا حق وراثت ترک کرنے پر راضی ہو جائے اور دیگر ورثاء بھی اس معاملہ سے راضی ہوں تو ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے رضامند ہونے والے وارث کو دوسرے وارثوں کے ساتھ شامل کر کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے پھر تصحیح میں سے اس کے سہام کو گھٹا دیا جائے اور باقی ماندہ ترکہ کو دیگر ورثاء کے سہام پر تقسیم کر دیا جائے۔

۶-۳=۳
مسئلہ
میت

| عم | ام | زوج |
|---|---|---|
| عصبہ | ثلث | نصف |
| ۱ | ۲ | ۳ |

مصالحت بر باغ

مسئلہ ~~۸~~ ۴۸-۱۴=۳۴
میت

| ابن | ابن | ابن | ابن | ابن | زوجہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | ۷ | ۷ | ۷ | ۷ | ۱ |
| | | | | | ۵ |

مصالحت بر پلاٹ

☆☆☆

## ☆ وارثوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ ☆

## ☆ ترکہ میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ ☆

اگر ترکہ اور اصل مسئلہ کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کسی بھی فریق کے سہام کو کل ترکہ میں ضرب دیجئے، پھر حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ پر تقسیم کر دیجئے، خارج قسمت اس فریق کا حصہ ہوگا۔

**مسئلہ ٦** تباین ترکہ ٧ روپے

| میت | | |
|---|---|---|
| ٤ اخت عینی | ام | عم |
| ثلثان | سدس | سدس |
| ٤ | ١ | ١ |
| ٤/٦٦ | ١-١٦ | ١-١٦ |

ترکہ اور اصل مسئلہ میں توافق کی صورت میں کسی بھی فریق کے ان سہام کو جو اصل مسئلہ سے ملے ہوئے ہوں ترکہ کے وفق میں ضرب دیجئے، پھر حاصلِ ضرب کو اصل مسئلہ کے وفق پر تقسیم کر دیجئے تو خارج قسمت اس فریق کا حصہ ہوگا۔

**مسئلہ ٦** توافق بالخمس ترکہ ٢٥ روپے

| میت | | |
|---|---|---|
| ٥ بنات | اب | ام |
| ثلثان | سدس | سدس |
| ٤ | ١ | ١ |
| ٢٠ | ٥ | ٥ |
| ١٦/٦٦ | ٤/١٦ | ٤/١٦ |

## ☆ ترکہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ ☆

اگر تصحیح اور ترکہ کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو تصحیح میں سے ہر وارث کو جو حصہ ملا ہے اس حصہ کو کل ترکہ میں ضرب دیجئے پھر حاصلِ ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیجئے تو خارجِ قسمت ہر وارث کا حصہ ہوگا۔

**مسئلہ ٦** ترکہ ٧ روپئے

میت

| | | |
|---|---|---|
| ٢ بنت | ام | اب |
| ثلثان | سدس | سدس |
| ٢ (٤) ٢ | ١ | ١ |
| ٢/٣٣ ٢/٣٣ | ١/١٦ | ١/١٦ |

تصحیح اور ترکہ کے درمیان توافق کی صورت میں ہر وارث کو جو حصہ ملا ہے اس حصہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیجئے، پھر حاصلِ ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کر دیجئے تو خارجِ قسمت ہر وارث کا حصہ ہوگا۔

(وفق ٤)

**مسئلہ ٦** (وفق ٣) توافق بالنصف ترکہ ٨ روپے

میت

| | | |
|---|---|---|
| بنت بنت | ام | اب |
| ثلثان | سدس | سدس |
| ٢ ٢ | ١ | ١ |
| ٢/٦٦ ٢/٦٦ | ١/٣٣ | ١/٣٣ |

# ☆ باب الرد (رد کا بیان) ☆

رد، عول کی ضد ہے۔ عول میں مخرج تنگ پڑ جاتا ہے اور سہام بڑھ جاتے ہیں، تو بقدر سہام مخرج میں وسعت پیدا کی جاتی ہے، اس کا نام عول ہے، کمامر۔ اور رد میں ذوی الفروض کا حصہ دینے کے بعد کچھ سہام بچ جاتے ہیں (جبکہ میت کے عصبہ نہ ہوں) تو باقی ماندہ مال زوجین کے علاوہ دیگر ورثاء کو ان کے حقوق کے مطابق دوبارہ دیا جاتا ہے، اس کا نام رد ہے۔

## مسائلِ رد کی چار صورتیں ہیں:

(۱) زوجین کی غیر موجودگی میں اگر صرف ایک ہی قسم کے ذوی الفروض ہوں تو مسئلہ ان کے عدد رؤوس سے بنا کر ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔

**اصل مسئلہ ۳ رد ۲**

(۱) میت

| بنت | بنت |
|---|---|
| ثلثان | |
| ۱ | ۱ |

**اصل مسئلہ ۳ رد ۲**

(۲) میت

| اخت | اخت |
|---|---|
| ثلثان | |
| ۱ | ۱ |

**اصل مسئلہ ۶ رد ۲**

(۳) میت

| جدہ | | جدہ |
|---|---|---|
| ۱ | سدس | ۱ |
| xx | | xx |

(۲) زوجین کی غیر موجودگی میں اگر مختلف قسم کے ذوی الفروض ہوں تو مسئلہ ان کے سہام سے بنا کر رد کر کے تقسیم کردیا جائے گا۔

**اصل مسئلہ ۶ رد ۵**

(۱) میت

| ۲۔ بنت | ام |
|---|---|
| ثلثان | سدس |
| ۴ | ۱ |

**اصل مسئلہ ۶ رد ۴**

(۲) میت

| بنت | بنت الابن |
|---|---|
| نصف | سدس |
| ۳ | ۱ |

**اصل مسئلہ ۶ رد ۲**

(۳) میت

| اخت لأم | جدہ |
|---|---|
| سدس | سدس |
| ۱ | ۱ |

(۳) اگر احد الزوجین (میاں/بیوی) کی موجودگی میں فقط ایک ہی طرح کے ذوی الفروض ہوں تو پہلے احد الزوجین (میاں یا بیوی) کا حصہ اس کے اقل مخارج سے دیا جائے گا، پھر باقی ماندہ سہام اگر اہلِ رد کے مسئلہ پر برابر تقسیم ہو جائیں تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر باقی ماندہ سہام اہلِ رد کے مسئلہ پر برابر تقسیم نہ ہوں تو تصحیح کے اصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تصحیح کر لی جائے، (یعنی جس طائفہ میں کسر واقع ہو اس کے عدد رؤس اور باقی ماندہ سہام میں نسبت دیکھی جائے، اگر توافق کی نسبت ہو تو اہلِ رد کے عدد رؤس کے وفق کو احد الزوجین کے مخرج میں ضرب دیں گے، اور اگر تباین کی نسبت ہو تو اہلِ رد کے کل عدد رؤس کو احد الزوجین کے مخرج میں ضرب دیں گے تو حاصلِ ضرب دونوں فریقوں کا مخرج ہوگا، پھر مضروب کو احد الزوجین کے سہام میں ضرب دینے سے اس کا حصہ معلوم ہو جائے گا اور مضروب کو باقی ماندہ سہام میں ضرب

دینے سے اہلِ رد کا حصہ معلوم ہوجائے گا)۔

مسئلہ ۴ اصل مسئلہ ۱۲

(۱) میت

| زوج | بنت بنت بنت |
|---|---|
| ربع | ثلثان |
| ۱ | ۳ |
| | فی |
| | ۱ |

مسئلہ ۸ مابقیہ ۷ تصحیح ۴۸ اصل مسئلہ ۴۴

(۲) میت

| زوجہ | ۶-بنات |
|---|---|
| ثمن | ثلثان |
| ۱ | ۷ |
| ۶ | فی ۷)۴۲(۶ |
| | ۴۲ |
| | xx |

(۴) یہ کہ اگر احد الزوجین (میاں یا بیوی) کی موجودگی میں مختلف طرح کے ذوی الفروض ہوں تو احد الزوجین کو ان کے اقل مخرج سے حصہ دینے کے بعد اگر مابقیہ سہام اہلِ رد کے مسئلہ پر برابر تقسیم ہوجائیں تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر برابر تقسیم نہ ہوں تو اہلِ رد کے مسئلہ کو احد الزوجین کے مخرج میں ضرب دیں گے تو حاصلِ ضرب دونوں فریق (اہلِ رد اور غیر اہلِ رد) کا مخرج ہوگا، پھر احد الزوجین کے سہام کو اہلِ رد کے مسئلہ میں ضرب دینے سے احد الزوجین کا حصہ معلوم ہوجائے گا اور اہلِ رد کے سہام کو مابقیہ میں ضرب دینے سے اہلِ رد کا حصہ معلوم ہوجائے گا۔

**نوٹ:** اگر کسی طائفہ میں کسر واقع ہو تو تصحیح کے اصول پیشِ نظر رکھتے ہوئے تصحیح کرلی جائے گی۔

اور زیادہ تفصیل کے شائقین حضرات استاذ مکرم فقیہ الامت حضرت مولانا الحاج مفتی رئیس احمد خاں صاحب قاسمی بھوپالی مدظلہٗ العالی محدث دار العلوم تاج المساجد و مفتی شہر بھوپال مدھیہ پردیش کی کتاب خزابہ میراث کا مطالعہ فرمائیں۔

تصحیح ۴۸

۴-۱= مابقیہ ۳

(۱) میت مسئلہ ۶ مسئلہ رد ۳

| زوجہ | ۴ جدات | ۶/اخت لأم |
| --- | --- | --- |
| ربع | سدس | ثلث |
| ۱/۱۲ | ۱ | ۲ |
| | ۴)۱۲(۳ فی | ۶)۲۴(۴ فی |
| | ۱۲ | ۲۴ |
| | xx | xx |

تصحیح ۴۰

تصحیح ۱۴۴

۸-۱= مابقیہ ۷

(۲) میت مسئلہ ۶ مسئلہ رد ۵

| ۴ زوجات | ۹/بنات | ۶ جدات |
| --- | --- | --- |
| ثمن | ثلثان | سدس |
| ۱/۵ | ۴/۲۸ | ۱/۷ |
| ۴)۱۸۰(۴۵ | ۹)۱۰۰۸(۱۱۲ | ۶)۲۵۲(۴۲ |
| فی ۱ ۱۶ | فی ۱ ۹x | فی ۱ ۲۴ |
| ۲۰x | ۱۰ | ۱۲x |
| ۲۰ | ۹x | ۱۲ |
| xx | ۱۸ | xx |
| | ۱۸ | |
| | xx | |

☆☆☆

# ☆ نقشہ اہلِ رد مع احکام ☆

رد ضد عول — اہلِ رد / دس نفر

| متحد الجنس بے احد الزوجین | مختلف الجنس بے احد الزوجین | متحد الجنس با احد الزوجین | مختلف الجنس با احد الزوجین |
|---|---|---|---|
| حکم | حکم | حکم | حکم |
| مسئلہ مجموعہ عددِ رؤوس سے ہوگا | مسئلہ مجموعہ عددِ سہام سے ہوگا | اقلِ مخرج احد الزوجین سے مسئلہ بنانے کے بعد مابقیہ کو اہلِ رد کے عددِ رؤوس پر تقسیم کردیا جائے | اقلِ مخرج احد الزوجین سے مسئلہ بنانے کے بعد باقی کو مجموعہ سہام [1] اہلِ رد پر تقسیم کردیا جائے |
| مثال | مثال | مثال | مثال |
| مسئلہ ۹ اصل مسئلہ ۳<br>میت<br>۹/بنات<br>۹<br>فی<br>۱ | مسئلہ ۳ اصل مسئلہ ۶<br>میت<br>بنت — جدہ<br>نصف — سدس<br>۳ — ۱ | مسئلہ ۴ اصل مسئلہ ۱۲<br>میت<br>زوج — ۳/بنات<br>ربع — ثلثان<br>۱ — ۳<br>فی<br>۱ | مسئلہ ۴ × ۱ = مابقیہ ۳ مسئلہ ۸ رد ۳<br>میت<br>زوجہ ۱ ۲<br>۴ جدات ۱ ۲<br>۷/۶ اخوات لام ۲ ۳ |

[1] مجموعہ سہام اہلِ رد سے مراد یہ ہے کہ باقی ورثاء کا مسئلہ علیحدہ سے یہ تصور کرکے بنایا جائے کہ گویا اس میں زوجین نہیں ہیں۔

# ☆ مقاسمہ الجد ☆

یہ ایک علمی بحث ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرات صاحبین کے مسلک کے اعتبار سے جد کو بھائی بہنوں کے ساتھ ایک بھائی فرض کر کے ترکہ میں شریک کرنا، لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ جد کے احوال میں جو بات ذکر کی گئی ہے اس کے مطابق مسئلہ ہوگا، لہٰذا یہ ایک علمی بحث ہے، امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے اعتبار سے عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، البتہ صاحبینؒ اور حضرت زیدؓ کے مسلک کے اعتبار سے مقاسمہ الجد کی دو صورتیں ہیں:

(۱) جب دادا اور حقیقی اور علاتی بہن بھائی کے ساتھ کوئی ذوی الفروض نہ ہوں تو جد کو مقاسمہ یعنی ایک بھائی فرض کر کے ترکہ میں شریک کرنا اور پورے مال کا تہائی حصہ ان دونوں میں سے جو بہتر ہوگا وہ ملے گا۔

**نوٹ:** علاتی بھائی بہنوں کو حقیقی بھائی بہنوں کے ساتھ دادا کے حصہ کو کم کرنے کے لئے داخل کیا جائے گا پھر دادا کا حصہ دینے کے بعد علاتی بھائی بہن محروم ہوں گے۔

(۲) جب دادا اور حقیقی بھائی بہنوں کے ساتھ ذوی الفروض میں سے بھی کوئی ہو تو اس وقت دادا کو تین چیزوں میں سے جو بہتر ہوگا وہ ملے گا، یعنی (۱) پورے مال کا سدس (۲) ذوی الفروض کو دینے کے بعد مابقیہ کا ثلث (۳) مقاسمہ (دادا کو ایک بھائی فرض کر کے ترکہ میں شریک کرنا)

**نوٹ:** جب دادا کے لئے ثلث مابقیہ بہتر ہو اور مابقیہ میں سے ثلث صحیح نہ نکل رہا ہو تو ثلث کے مخرج کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے تاکہ ثلث صحیح نکل آئے۔

**تنبیہ:** حضرت زیدؓ حقیقی اور علاتی بہن کو ذوی الفروض ابتداءً نہیں بناتے بلکہ عصبہ بناتے ہیں، مگر مسئلہ اکدریہ میں صاحب فرض یعنی ذوی الفروض بنایا ہے۔

اس مسئلہ کو مسئلہ اکدریہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مسئلہ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے مسلک کو مکدر کر دیا۔ اور مسئلہ اکدریہ یہ ہے:

**مسئلہ ۶ عول ۹ تصحیح ۲۷**

میت

| اخت | جد | ام | زوج |
|---|---|---|---|
| نصف | سدس | ثلث کل | نصف |
| ۳/۹ - ۱۲ | ۱/۳ | ۲/۶ | ۳/۹ |
| ۴ ۸ | | | |

للذکر مثل حظ الانثیین

**نوٹ:** محض علمی بحث ہونے اور اختصار کی وجہ سے اس باب کے اندر مثالوں کو ترک کر دیا گیا ہے۔ کہ دادا کے لئے کب مقاسمہ بہتر ہوگا اس کی مثال کیا ہوگی اور کب سدس بہتر ہوگا اس کی مثال کیا ہوگی اور کب مابقیہ کا ثلث بہتر ہوگا اور اس کی مثال کیا ہوگی۔ تفصیل کے شائقین حضرات بڑی کتابوں کی طرف مراجعت فرمائیں۔

☆☆☆

# ☆ مناسخہ ☆

## مناسخہ کی تعریف:

نصیب وارث قبل القسمۃ ترکہ بن جائے

اگر تقسیم ترکہ سے پہلے کچھ وارثوں کا انتقال ہو جائے تو ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے میت اول کی تصحیح کی جائے اور ہر وارث کو اس کے سہام دے دیئے جائیں پھر میت اول کے وارثوں میں سے سب سے پہلے جس کا انتقال ہوا ہو اس کو مع اس کے سہام (حصوں) کے گول دائرہ اس طرح ⌣ بنا دیا جائے تا کہ اس کے سہام میں ضرب دینے کی غلطی سے محفوظ رہیں اور اس کے سہام کو میت کے بائیں جانب مافی الید کا مخفف مف لکھ کر اس کے اوپر لکھ دیا جائے، پھر میتِ ثانی کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے، پھر تصحیح ثانی اور مافی الید (میت ثانی کا حصۂ میراث جو اس کو میت اول سے حاصل ہوا ہو) کے درمیان نسبت دیکھی جائے۔

(الف): اگر تماثل یا تداخل کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ تداخل کی صورت میں ورثاء کے سہام دو گنے ہو جائیں گے۔

(ب): اور اگر تصحیح ثانی اور مافی الید کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے اور اوپر کے تمام زندہ ورثاء کے حصوں میں بھی ضرب دیا جائے اور مافی الید کے وفق کو صرف اسی مسئلہ کے نیچے کے وارثوں کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

**نوٹ:** تداخل کی صورت میں اگر تصحیح کا عدد بڑا ہوگا اور مافی الید کا چھوٹا تو تصحیح کا وفق نکال کر اس کے عدد سے صرف اوپر کے مسئلہ میں اور اوپر کے تمام زندہ ورثاء کے حصوں میں ضرب دیا جائے گا، اور اس صورت میں مافی الید کے عدد کو نیچے کے ورثاء کے سہام (حصوں) میں ضرب نہیں دیا جائے گا۔ اور اگر مافی الید کا عدد بڑا ہوگا تو اس کے وفق سے صرف نیچے کے وارثوں کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ اس صورت میں تصحیح اول اور اوپر کے زندہ ورثاء کے

سہام میں ضرب نہیں دیا جائے گا۔

(ج) : اور اگر تصحیح ثانی اور مافی الید کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کل مافی الید کو نیچے کے سہام (حصوں) میں اور کل تصحیح ثانی رثالث رابع رخامس کے عدد کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے گا، اور اوپر کے تمام (میتوں کے) زندہ ورثاء کے حصوں میں بھی۔ اسی طرح میت ثالث اور میت رابع اور اس سے زائد میں عمل کیا جائے گا، پھر الأحیـــــــــــاء اس طرح لکھ کر تمام زندہ ورثاء کو اس کے نیچے ان کے ناموں کے ساتھ لکھا جائے! اور ہر وارث کو اوپر جتنی مرتبہ بھی جس جس سے حصہ ملا ہوا ان سب حصوں کو جوڑ کر اس کے نام کے نیچے لکھ دیا جائے اور الأحیاء کے اوپر المبلغ اسطرح المبـــــلغ / الأحیـــــاء لکھ کر تصحیح اول کا جو آخری عدد ہوگا وہ لکھا جائے پھر اس عدد کو جانچا جائے، اگر تمام ورثاء کے حصے آخری صحیح مبلغ کے برابر ہو جائیں تو مسئلہ صحیح ہے، ورنہ دوبارہ غور کیا جائے، صحیح ہونے کی صورت میں آخر میں واللہ اعلم بالصواب لکھ کر کسی ماہرِ علم الفرائض سے اس کی تصدیق وتائید کرائی جائے۔

## مناسخہ کی مثال:

میت مسئلہ ۱۲ تصـ ۳۶ تصـ ۴۳۲ رشیدہ

| زوج | بنت | ابن | ام |
|---|---|---|---|
| زید | حمیدہ | بکر | عامرہ |
| ربع | عصبہ | | سدس |
| ۳ | ۷ | | ۲ |
| ۹ | ۸۴ | ۱۴ | ۶ |
| ۱۰۸ | | | ۷۲ |

مسئلہ ٢٣ (فوت) بکر۔ توافق بالنصف

میت

| زوجہ | ابن | اب | اخت | جدہ (ثانی) |
|---|---|---|---|---|
| صفیہ | خالد | زید | حمیدہ | عامرہ |
| ثمن | عصبہ | سدس | م | سدس |
| ٣ / ٢١ | ١٣ / ٩١ | ٤ / ٢٨ | | ٤ / ٢٨ |

مسئلہ ٨ زید ۔ تداخل

میت

| زوجہ | بنت | ام الزوجہ | ابن الابن |
|---|---|---|---|
| خالدہ | حمیدہ | عامرہ | خالد |
| ثمن | نصف | م | عصبہ |
| ١ | ٤ | | ٣ |
| ١٧ | ٦٨ | | ٥١ |

٤٣٢

الأحیاء — المبلغ

| حمیدہ | عامرہ | صفیہ | خالد | خالدہ |
|---|---|---|---|---|
| ١٥٢ | ١٠٠ | ٢١ | ١٤٢ | ١٧ |

واللہ أعلم بالصواب

**نوٹ :** چونکہ عام طور پر مدارس میں سراجی "باب المناسخہ" تک ہی داخلِ نصاب ہے، اس لئے مناسخہ تک ہی کتاب کو حل کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ کیوں کہ اتنا حصہ سمجھ لینے کے بعد آگے کے مسائل کا حل کرنا زیادہ دشوار بھی نہیں ہے اور عموماً اس کے آگے کے مسائل اور حالات کا وقوع نسبتاً بہت کم ہے۔ تاہم اور مزید تفصیل کیلئے شائقین حضرات خزانہ میراث محشی اضافہ شدہ مولفہ مولانا مفتی رئیس احمد خاں صاحب قاسمی مدظلہ کا مطالعہ فرمائیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

طالبین دُعاء :- مرتبین و متعلقین

## مفتی رئیس احمد خاں صاحب قاسمی بھوپالی دامت برکاتہم

## مفتی شہر بھوپال کی اہم تصانیف

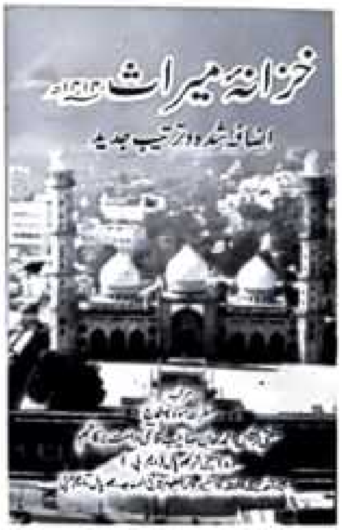


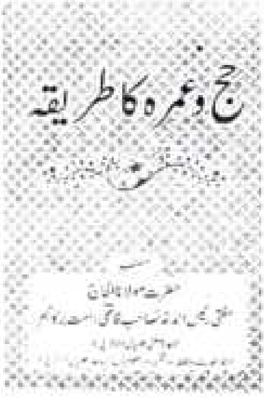


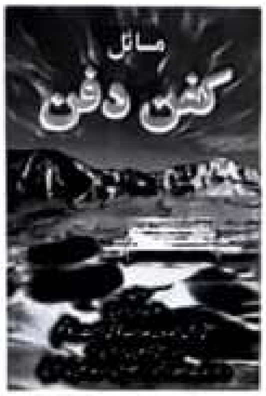


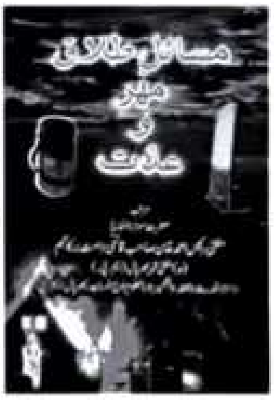


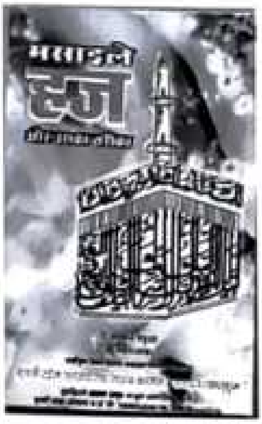

Accurate Printers
M. 9359344779

Mob. 09713719786, 09074198313
09893204016